محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً (صحیح بخاری کتاب النفقات، باب فضل النفقۃ علی الاہل)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مسلمان اپنے گھر والوں پر کوئی چیز طلبِ ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتی ہے۔

اس چھوٹی سی حدیث میں ایک نہایت عمدہ بات بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان اپنے گھر میں جو کچھ خرچ کرتا ہے، اللہ اس کو اس کا اجر عطا فرماتا یعنی بیوی بچوں پر، ماں باپ پر، بہن بھائیوں پر اس کے جو اخراجات اٹھتے ہیں اور ان کو جائز اور ضروری امور کے لیے وہ جو کچھ اپنی گرہ سے دیتا ہے، اللہ کے ہاں اس کو اس کا ثواب ملتا ہے یہ ایک صدقہ جاریہ ہے، جس کے اجر و ثواب کا اس کے لیے سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

بچوں کی تعلیم کے لیے روپیہ پیسہ خرچ کرنا، ان کی ضروریات کی تکمیل کرنا، ان کی تربیت کے لیے کوشاں ہونا، ان کے لیے موسم کے مطابق لباس مہیا کرنا، حالات کی روشنی میں ان کے لیے سو وغیرہ کا انتظام کرنا اور ان کے رہنے کے لیے مکان بنانا، جہاں انسان کے فرائض میں داخل ہے وہاں اس کو بارگاہِ خداوندی سے اس کا اجر بھی حاصل ہوتا ہے، اور یہ اجر قیامت تک کے لیے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسان کو اسی چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ دوسرے لوگوں کے لیے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کا بھی اجر ملتا ہے اور دوسروں پر خرچ کرنا بہت بڑی بات ہے۔ اللہ بار بار یہ حکم دیا ہے کہ مستحقین کو دو، غریبوں کی امداد کرو، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں اور قیدیوں کا

کرو۔ لیکن گھر والوں پر خرچ کرنا بھی باعثِ اجر و ثواب ہے۔ بلکہ سب سے پہلے گھر ہی میں خرچ کرنا چاہیے۔ گھر کے اخراجات سے جو چیز بچ جائے، وہ دیگر مستحقین کو دینی چاہیے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ گھر کے افراد تو دیکھتے ہی رہیں اور دوسروں کو دے دیا جائے۔ یہ نیکی اور صدقہ نہیں، ظلم اور زیادتی ہے۔ صدقہ یہ ہے کہ گھر کے افراد کو مقدم رکھو اور دوسروں کو مناسب طریقے سے دو۔

اسلام میں نیکی اور صدقے کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہر وہ شے نیکی میں داخل ہے جس سے کسی کو فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ فائدہ گھر کے افراد کو پہنچتا ہو، رشتے دار کو پہنچتا ہو، باہر کے لوگوں کو پہنچتا ہو، چھوٹوں کو پہنچتا ہو، بڑوں کو پہنچتا ہو، بہرحال نیکی ہے۔ یہاں تک کہ اچھی بات زبان سے نکالنا بھی نیکی اور صدقہ ہے۔

بچوں کے لیے تلاشِ رزق کی غرض سے اس کا دکان پر بیٹھنا، گلی محلے میں چکر لگا کر خرید و فروخت کرنا اور دوسرے ذرائع سے کمائی کرنا صدقے ہی کی ذیل میں آتا ہے۔

نیکی اور صدقے کے لیے زبان کی سچائی اور دل کی صفائی بھی ضروری ہے۔ جو لوگ صدقِ مقال کے عادی نہیں اور قلب کی صفائی جن کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی، وہ نیکی کی لذت سے بہرہ یاب اور صدقے کی قدر و قیمت سے آشنا نہیں ہو سکتے۔

بہرحال مسلمان کا ہر قدم نیکی اور اس کی زندگی کا ہر رُخ صدقہ ہے۔ بشرطیکہ اس میں اخلاص کی مقدار موجود ہو۔ اس کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، عمل و حرکت، سعی و کوشش، گھر کے کام، دفتر کے معمولات، بچوں کی نگرانی، اولاد کی تربیت، والدین کی خدمت، رشتے داروں سے حسنِ معاملت، چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کی عزت، استاد کی تکریم، فرائض کی ادائیگی میں باقاعدگی اور میل جول میں صفائی کا التزام سب نیکی ہی نیکی اور صدقہ ہی صدقہ ہے۔